

اس شعر کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ زندگی حرکت کا نام ہے، نہ کہ جمود کا۔ جو چیز یا جو وجود اپنی جگہ ٹھہرا رہے، وہ بہر حال زندگی کی حقیقت سے محروم ہو جائے گا۔ جس طرح پانی نہایت صاف و پاکیزہ شے ہے۔ جاری رہے گا تو اس کی پاکیزگی قائم رہے گی ٹھہر جائے گا تو پاکیزگی سے محروم ہو جائے گا۔ ٹھیک اسی طرح آئینہ بھی ایک حالت پر رہے گا تو اس کی صفائی ختم ہو جائے گی اور اس میں زنگ لگ جائے گا۔

دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اگر انسان مدت العمر اسی مقام میں رہے گا، جسے صوفیہ مقام حیرت قرار دیتے ہیں تو اس کی صفائی اور پاکیزگی زائل ہو جائے گا۔ مرحوم بجنوری کے قول کے مطابق "دادی حیرت کا راستہ نہایت پر خطر ہے۔ بہت سے طالب حقیقت اس سے آگے نہیں پہنچ پاتے۔ یہ سراب اور تشنہ لہی کی حقیقت ہے..." لیکن جو اہل ظرف ہیں، وہ بہ دیر و بہ وقت اس دادی کو طے کر جاتے ہیں۔

۲۔ شرح : عیش و جاہ کا سامان بھی وحشت کا علاج نہ کر سکا اور دیوانگی زائل نہ ہو سکی۔ دنیا کی دولت اور جاہ و حشمت سچے عاشق کو راہِ عشق سے باز نہیں رکھ سکتی۔ زمر کا پیالہ دولت و حشمت کا نشان ہے۔ جو سچا عاشق ہے، اسے یہ پیالہ بھی چیتے کے جسم کا داغ نظر آتا ہے، جو بجائے خود وحشت کی علامت ہے، کیونکہ چیتے آبادیوں میں نہیں، جنگلوں، پہاڑوں اور ویرانوں ہی میں ملتے ہیں۔



جنوں کی دستگیری کس سے ہو؟ گریہ نہ عربانی

گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے، میری گردن پر

بہ رنگ کاغذِ آتش زدہ، نیرنگِ بتیابی

ہزار آئینہ دل باندھے ہے، بال یک تمیدین

۱۔ لغات۔ دستگیری:

مدد، اعانت، حمایت۔

گریبان چاک: فکِ افت

بھی مانا جاسکتا ہے، جیسے گریبان

چاک، پھٹا ہوا گریبان اور اضاقت

مقلوب بھی ہو سکتی ہے، یعنی

چاکِ گریبان۔